ہفتہ | 8-اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 8 اگست 1998ء 14 ربیع الثانی 1419 ہجری 8 ظہور 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 172

خدمتِ خلق

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ باب الشفقہ والرحمۃ علی الخلق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے ایمان افروز نظارے

دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کا تذکرہ

دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت، خدمت خلق ہومیو پیتھی کے ذریعہ طبّی خدمات اور ایم ٹی اے کے عالمی اثرات

جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

تراجم قرآن کریم حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت 52 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جا چکا ہے جو چھپ گیا ہے۔ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو 100 زبانوں تک بڑھانے کی توفیق عطا کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک وقت میں ان تراجم کے بارے میں بڑی تیزی سے قدم اٹھائے گئے۔ لیکن پھر سوچا گیا کہ یہ طریق مناسب نہیں۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے کام میں بے حد احتیاطیں ضروری ہیں جلدی کی وجہ سے بعض تراجم میں بنیادی غلطیاں راہ پا گئیں۔ ان کو روک کر ان پر نظر ثانی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس کام میں تاخیر ضروری تھی تاکہ اس عظیم کتاب کے ترجمے کا پورا حق ادا کیا جاسکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دوران سال مندرجہ ذیل نئے تراجم طبع ہونے کے قریب ہیں یہ زبانیں ہیں کیکامبا، کشمیری اور ہنگیرین زبان کا ترجمہ۔ اس کے علاوہ 20 زبانوں میں ترجمے کا کام جاری ہے اور 8 زبانوں میں جلد شروع کرنے کی تیاریاں مکمل ہیں۔

عالمگیر خدمات کے ضمن میں رسالوں کے ذریعہ خدمات کا حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا۔ اس میدان میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز، غانا، نائیجیریا اور آئیوری کوسٹ میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

روزنامہ الفضل حضرت صاحب نے فرمایا اب روزنامہ الفضل دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن چکا ہے۔ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں پاکستان سے ایک ٹریول ایجنٹ آیا جو جماعت احمدیہ کا بڑا مخالف تھا۔ ان میں سے ایک احمدی بھی تھا جو مرکز سے جاکر الفضل لے آتا تھا۔ ایجنٹ کے ڈر سے چھپ کر الفضل پڑھتا تھا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ وہ پرچے اس ایجنٹ کے ہاتھ لگ گئے۔ اور اس نے ان کا مطالعہ کیا۔ پھر وہ مرکز جماعت پہنچا اور زار و قطار روتا رہا۔ کہ مجھے تو پتہ ہی نہ تھا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ میں تو بلاوجہ اس کی مخالفت کرتا رہا۔ الفضل کے مطالعہ نے اس کی کایا پلٹ دی۔ خدا کے فضل سے ہر جریدہ اہم خدمات بجالا رہا ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اس شعبے میں بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ اس شعبے کا کام یہ ہے کہ دنیا بھر کے پریس سے رابطہ کرکے جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے فوری جواب دیا جائے۔ اس کی لاتعداد شاخیں دنیا میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اب تو شائد ہی دنیا کا کوئی اخبار ہو جس کو احمدی لکھنے والے اپنی جائز ضرورت کے مطابق استعمال نہ کر رہے ہوں۔

مسکینوں کو کھانا کھلانا جماعت احمدیہ کے لکھو کھہا ڈالرز صرف اس شعبہ میں خرچ ہوتے ہیں کہ ایسی غریب جماعتوں کی امداد کی جائے جنکو خواہش ہے کہ مسکینوں اور غریبوں کو کھانا کھلایا جائے اور ان کی امداد کی جائے مگر ان کو مالی طور پر اس کی توفیق نہیں ہے۔

مفت علاج حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں میں غریب اور نادار لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے آپریشن بھی مفت کئے جاتے ہیں۔ میڈیکل کیمپ لگانے کا رواج بھی جماعت میں قائم ہے۔ بڑے قابل سرجن اپنی خدمات بغیر کسی معاوضہ کے جماعت کو پیش کرتے ہیں۔

بورکینا فاسو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ طبی خدمات اور مفت علاج کے سلسلے میں بورکینا فاسو کی جماعت احمدیہ نے 18 میڈیکل کیمپس لگائے۔ 8 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنکھ کا عطیہ دینے میں انڈونیشیا سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ خون کا عطیہ بھی خدمت خلق اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ جرمنی جماعت احمدیہ جرمنی کے خدام نے اس ضمن میں قابل ذکر خدمت انجام دی ہے۔ انہوں نے 7 ہزار 700 گھنٹے صرف کرکے مختلف شعبوں میں خدمت کی ہے۔

خدام الاحمدیہ انگلستان حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ انگلستان اس معاملے میں دنیا بھر میں سبقت لے گئی ہے۔ یہ خدام مختلف میراتھان ریس کے مقابلے کرواتے ہیں اور وہ ساری رقم پھر خدمت خلق پر خرچ کرتے ہیں۔ امسال انہوں نے اس

باقی صفحہ 2 پر

ایم ٹی اے کے خاص پروگرام

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کا خطاب 8- اگست بروز ہفتہ 4- بجے سہ پہر اور رات 11-40 پر نیز 9- اگست صبح 5-50 پر ٹیلی کاسٹ ہوگا۔

○ حضور کے تیسرے دن کا خطاب 9- اگست بروز اتوار 4- بجے سہ پہر اور رات 12-50 نیز سوموار 10- اگست صبح 6 بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا۔

○ انٹرنیشنل مجلس سوال و جواب 10- اگست بروز سوموار 5 بجے شام اور رات 12-30 نیز 11- اگست بروز منگل 6 بجے صبح ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔

تحریک جدید کیلئے مالی قربانی

○ تحریک جدید کی غیر معمولی ذمہ داریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریک جدید کا چندہ غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ادا فرمادیں۔ تحریک جدید کی ذمہ داریوں کا اندازہ آپ اپنے محبوب امام کے اس ارشاد سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ فرمایا۔

"بے انتہا کام کی ضرورت ہے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے۔"

اپنے محبوب امام کے فکر انگیز ارشادات کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد کا شیڈول - ماہ اگست 98ء

۱- مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب۔ سرجیکل سپیشلسٹ۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ تواریخ 9- 16- 23- 30 اگست

۲- مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب۔ نیورو سرجن۔ بتاریخ 9- اگست 23- اگست

۳- مکرم ڈاکٹر جاوید منان صاحب۔ ماہر امراض ہڈی جوڑ۔ بتاریخ 9- اگست 23- اگست

۴- مکرم ڈاکٹر حامد محمود ڈینٹل سرجن۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ 9- 16- 23- 30- اگست

مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے پرچی روم سے وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

8-ظہور 1377 ہش 8- اگست 1998ء

غیر نگاہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو نکات معرفت بیان فرمائے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جلسہ پر بہت سی نگاہیں اس لئے دور دور سے چل کر آتی ہیں کہ احمدیوں کو قریب سے دیکھیں۔ ان کے نظم وضبط کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ جو پیغام احمدی دنیا بھر میں دے رہے ہیں خود کس حد تک عمل پیرا ہیں۔

اس لئے حضور نے ہدایت فرمائی کہ ان ایام میں خاص طور پر ان ناقدانہ نگاہوں کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال کر رکھیں اور بہترین نمونہ دکھائیں۔

یہ بہت ہی اہم ارشاد ہے اور گزشتہ تجارب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعض افراد کسی ایک احمدی کے پاک نمونے سے ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے کسی ایک ہی احمدی کی کسی ایک بات سے ٹھوکر کھا کر دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ احمدی اس فرد کی ہدایت سے دوری کا بالواسطہ سبب بن جاتے ہیں۔

اس لئے ایک ایسی عالمی جماعت جو دنیا میں نیکی اور صلاحیت پھیلانے کے لئے ہر طرح سے کوشاں ہو اور کل عالم میں حسن کردار کے لئے وقف ہو اس کے ہر فرد پر غیر معمولی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ وہ اپنے بعض حقوق اور جائز امور چھوڑ کر بھی ایسا نمونہ پیش کرے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔

یہ بات جلسہ سالانہ اور اس قسم کے اجتماعی مواقع پر تو ضرور ملحوظ رکھنی چاہئے مگر اس ارشاد کی روح یہ ہے کہ احمدی جہاں بھی ہو وہ یہ بات یاد رکھے کہ اسے کچھ غیر نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔ اور ان کا نتیجہ اس شخص کے متعلق نہیں اس کی جماعت کے متعلق ہوگا۔ اور کوئی احمدی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے اس کی جماعت پر کوئی حرف آئے۔

یہ ایک لمبا اور تمام زندگی پر پھیلا ہوا سلسلہ ہے اس کو قائم رکھنا بہت محنت اور مشقت چاہتا ہے مگر تمام دینی اور دنیوی ترقیات کا راز یہی مشقت ہے۔

غلط مفروضے

ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی اپنی یادوں کے ذکر میں لکھتے ہیں۔

1964ء میں پوسٹ گریجوایشن کیا تو گورنمنٹ نے ملیریا کے محکمے کو ہماری خدمات مستعار دے دیں۔ ہمیں منٹگمری میں ڈسٹرکٹ ملیریا اور ایریڈیکیشن افسر تعینات کر دیا گیا۔ فرید ٹاؤن میں ایک کوٹھی ساٹھ روپے ماہوار پر لے لی۔ ہمارے پڑوس میں ایک نہایت معزز وکیل رہا کرتے تھے۔ اچھے پڑوسی مشکل سے ملتے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے مجھ سے زیادہ پابند تھے۔ سال بھر کے بعد معلوم ہوا کہ وہ احمدی تھے۔ ان سے ایک کتاب "سیرت خاتم النبین" تصنیف مرزا بشیر احمد مل گئی۔ مجھے تعجب ہوا کہ احمدی ہونے کے باوجود مرزا بشیر احمد نے ایسی لاجواب کتاب لکھی۔ آہستہ آہستہ میرے تاثرات میں تبدیلی آتی گئی اور ان لوگوں کے بارے میں جو باتیں لوگوں سے سن رکھی تھیں، غلط معلوم ہونے لگیں۔

تاشقند معاہدے کے بعد غالباً جنوری 1966ء میں پڑوسی وکیل صاحب نے بتایا کہ فلاں دن ان کے گھر سر ظفر اللہ خان (جو اس وقت یو این او میں پاکستان کے سفیر تھے) آرہے ہیں۔ چند دوستوں کو مدعو کیا گیا ہے اور مجھے بھی ملاقات کے لئے چائے پر دعوت دی۔ کوٹھی کے لان میں سر ظفر اللہ خان سے ملاقات ہوئی...... تقریر بہت عالمانہ اور حوصلہ افزا تھی۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا۔ اتنے میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ سر ظفر اللہ خان نے امامت کی اور ہم سب نے نماز پڑھی۔ نماز میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو ہمارے مسلک کے خلاف ہوتی۔ عرصے تک میں اپنے دوستوں، عزیزوں کو سناتا رہا کہ انہوں نے احمدیوں کے متعلق غلط مفروضات قائم کر رکھے ہیں۔

(اردو ڈائجسٹ فروری 98ء ص 85)

بقیہ صفحہ 1

طرح سے 25 ہزار پاؤنڈ کی رقم مہیا کی۔ مختلف ممالک کو امدادی سامان مہیا کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا سیرالیون کو 35 ٹن امدادی سامان مہیا کیا گیا۔

گنی بساؤ کی گورنر کا اعلان حق حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گنی بساؤ کے آٹھ دیہات زلزلہ سے مکمل طور پر تباہ ہو گئے ان کو فوری خدمت کی ضرورت تھی جو خدا کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ نے فراہم کی۔ اس موقع پر ایسے عناصر بھی آگئے جو اس موقع کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کے اظہار کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے چنانچہ ایسی اطلاعات جب گنی بساؤ کی خاتون گورنر عائشہ کمارا صاحبہ کو ملیں تو انہوں نے ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے صاف صاف کہا کہ اگر آپ نے مدد کرنی ہے تو کریں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈے کی ہرگز اجازت نہیں۔ جو فنڈز آپ کو ملتے ہیں اس کی نصف رقم تو آپ کی جیب میں چلی جاتی ہے اور پھر تم جو خدمت کرتے ہو وہ بھی جذبے سے عاری ہوتی ہے۔

قیدیوں سے رابطے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مختلف جیل خانوں میں جا جا کر احمدی ان کا حال دریافت کرتے ہیں۔ جیل کی انتظامیہ حیرت سے یہ دیکھتی ہے کہ ان قیدیوں کو تو ان کے اپنے رشتہ دار نہیں پوچھتے۔ تم کون ہو اور کس سیارے کی مخلوق ہو؟

نمائشیں بک سٹال حضرت صاحب نے فرمایا کہ مختلف ممالک میں لگنے والی نمائشوں میں جماعت احمدیہ اپنا سٹال لگاتی ہے۔ چنانچہ امسال مختلف 140 نمائشوں میں بکسٹال لگائے گئے جہاں چار لاکھ سے زائد زائرین آئے۔ دو ہزار 426 بکسٹال ان کے علاوہ قائم کئے گئے جہاں 16 لاکھ سے زائد زائرین آئے۔ 29 بک فیئرز میں شرکت کی گئی جہاں ایک لاکھ سے زائد افراد نے استفادہ کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ پریس از خود ان باتوں کا تفصیل سے ذکر کرتا رہا ہے۔

حضرت صاحب کی کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس جلسہ پر میری جو کتاب شائع ہوئی ہے اس کی اشاعت پر جماعت کے عہدیداروں نے ملکی پریس میں اس کی تشہیر کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا ہرگز نہیں! جس اللہ نے یہ کتاب مجھے لکھنے کی توفیق دی ہے وہ خود ہی اس کی تشہیر کے سامان بھی کرے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج مسٹر ٹام کاکس کی تقریر آپ نے سن لی ہے۔ پارلیمنٹ کے اس ممبر میں اظہار حق کی کیسی جرأت ہے۔ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود انہوں نے کھل کر اس کتاب کی تائید کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنی جلدی اس کتاب کے حق میں دلوں کو پھیر دینے کا انتظام کر دے گا۔

ایم ٹی اے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کی شاندار اور عظیم الشان کارکردگی کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ایم ٹی اے اب نئے سیٹلائٹ سسٹم کے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ جو کمپنیاں اس میدان میں پہلے سے موجود تھیں وہ اعتراف کر رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ نے جو خدمت اس میدان میں کی ہے وہ پہلے کسی نے نہیں کی۔ بہت سے جرائد جو سیٹلائٹ نظام کے متعلق لکھتے ہیں انہوں نے ایم ٹی اے کے بارے میں تعریفی ریمارکس دیئے ہیں مثال کے طور پر برٹش سکائی نیوز نے ایم ٹی اے کو Digital Transmisson کے نظام میں مثال کے طور پر پیش کیا ہے ایم ٹی اے کے مرکزی سٹوڈیوز کو اس نظام سے لیس کر کے فعال کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 26- اپریل 1998ء سے نئے ٹرانس سیٹلائٹ کا اجراء ہوا ہے جو کہ پہلے سیٹلائٹ سے بہت بہتر ہے۔ پہلا سیٹلائٹ جس پر ہمارے پروگرام چل رہے تھے اب دن بدن خراب ہوتا جا رہا تھا اور ڈول رہا تھا۔ تاہم اس کے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ تھا اور ابھی اس معاہدے کے تین سال باقی تھے۔ ہم اس سے الگ نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا تصرف ایسا ہوا کہ اس کمپنی نے وہ سیٹلائٹ بیچ دیا اور انتظامیہ نے معذرت کی مزید باقی عرصہ ہم آپ کے پروگرام جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ یہ بعینہ وہ وقت تھا جب اس نئے اعلیٰ درجہ کے سیٹلائٹ کا آغاز ہوا۔ اور انہوں نے از خود ہم سے رابطہ کیا کہ ہمارے پاس چینل موجود ہے اس پر آجاؤ۔ خدا کے فضل سے اب ہم نئے سیٹلائٹ سے استفادہ کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ خدمت بھی رضاکارانہ طور پر انجام دی جا رہی ہے یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو لوگ اس کام کی تفاصیل جانتے ہیں وہی صحیح اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک ٹی وی سروس کو چوبیس گھنٹے چلانا کتنا مشکل کام ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے انگلستان کے 110 رضاکار نوجوان بچے لڑکے اور لڑکیاں اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ باتیں ہیں جن کے تفصیلی بیان سے بھی میں عاجز ہوں۔

ایم ٹی اے سے استفادہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایم ٹی اے احمدیت کو پھیلانے میں غیر معمولی خدمات بجا لا رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے چند مثالی دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ سے ایک عورت نے لکھا کہ میری بھابی ایم ٹی اے کو دیکھ کر احمدی ہوئی۔ کافی عرصہ گزرا اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک گہرے گندے نالے میں گر گئی ہے اور ایک آدمی آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکالا۔ اس نے ایم ٹی اے پر میری تصویر دیکھی تو کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے نکالا تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

جاری ہے

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی

مجلس سوال و جواب

موت ایک پردہ ہے

ہم دیکھتے ہیں مرنے والے مرجاتے ہیں۔ تو ان کے لواحقین اور رشتہ دار ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ ہمارا عزیز ہم سے جدا ہو گیا۔ اور وہ اس پر اس قدر غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ موت ایک ہوّا ہے۔ جو ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کو اس بات پر یقین ہو جائے کہ زندگی صرف یہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی انسان کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ موت سے گھبراتا نہیں بلکہ سمجھتا ہے یہ ایک پردہ ہے جو اس عالم کو دوسرے عالم سے جدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لٹکایا گیا ہے۔ مجھے ایسا ہی نظارہ خدا تعالیٰ نے ام طاہر کی وفات کے دو چار دن بعد دکھایا۔ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں ایک سٹیشن پر کھڑا ہوں جس کے دو حصے ہیں۔ مگر اس کی دوسری طرف نظر نہیں آتی۔ درمیان میں ایک لکڑی کا پردہ ہے جو دونوں کو جدا کر رہا ہے۔ مگر وہ پردہ اس طرح کا ہے کہ کئی لکڑی کے ستون ترچھے گاڑے ہوئے نظر آتے ہیں نیچے سے تو دیوار بالکل بند ہے۔ مگر اوپر جا کر جو لکڑیاں یا بالے ہیں۔ ان میں ایک شگاف ہے اور اس شگاف میں سے ام طاہر مجھے جھانک رہی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں نیم باز ہیں۔ اور وہ دوسری طرف کھڑی ہو کر اس شگاف میں سے اسٹیشن کے اس حصہ کی طرف دیکھ رہی ہیں جس پر ہم کھڑے ہیں۔

میں نے سمجھا کہ یہ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کا ایک نظارہ دکھایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ سلسلہ متوازی چلتا چلا جا رہا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک پردہ ہے جو دونوں جہانوں کو جدا کر رہا ہے۔ ورنہ یہ بھی زندہ ہوتے ہیں اور وہ بھی زندہ ہوتے ہیں۔ یہ شور مچا رہے ہوتے ہیں۔ کہ ہائے ہائے فلاں مر گیا۔ اور مردہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں کہاں مرا میں تو اس دنیا میں زندہ موجود ہوں۔ میں تو سمجھتا ہوں مرنے والے جب اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کی یہ آوازیں سنتے ہوں گے۔ تو وہ بعض دفعہ ہنستے ہوں گے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ تو صحابہ کو بعث بعد الموت پر ایسا کامل یقین پیدا ہو چکا تھا۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مصائب میں مزہ لیتے تھے۔ ان کی پر لطف کیفیت کو دیکھ کر مجھے مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا ٹھنڈا پانی پینا یاد آجاتا ہے۔ وہ ٹھنڈا پانی اس طرح لطف سے پیتے تھے کہ دیکھنے والے کو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ بھی ساتھ ہی پانی پی رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مردوں کو آوازیں سنا سکتا ہے ایک دوست نے عرض کیا۔ حضرت صاحب نے ابھی فرمایا ہے۔ کہ مرنے والے جب اپنے لواحقین کی رونے کی آوازیں سنتے ہوں گے۔ تو ہنستے ہوں گے۔ کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان مردوں کو آواز نہیں سنا سکتا۔

فرمایا بے شک انسان مردوں کو آواز نہیں سنا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ تو سنا سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے یعنی ان کو آواز اللہ تعالیٰ سناتا ہے بندہ نہیں سنا سکتا۔ چنانچہ قبر پر جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مردہ کی روح کو بتاتا ہے۔ کہ تمہارے لئے آج فلاں شخص نے یہ دعا کی ہے۔ پس بے شک وہ خود اپنی آواز اس کو نہیں سنا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ سنا دیتا ہے۔

زندوں کو بھی مرنے والے کے حالات بتائے جاتے ہیں عرض کیا گیا۔ اگر مرنے والے کو اس کے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ تو کیا اس کے لواحقین کو بھی کبھی مرنے والے کے حالات بتائے جاتے ہیں۔

فرمایا جہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حالات بتانے کا سوال ہے مرنے والوں کو بھی زندوں کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ اور زندوں کو بھی مرنے والوں کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ زندوں کو کبھی کبھار کوئی بات بتائی جاتی ہے۔ اور مرنے والوں کو اکثر اپنے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہماری دنیا میں دل کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے رنج و غم اور مصائب کا موجود رہنا ضروری ہوتا ہے تاکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا موقعہ ملتا رہے۔ اور اس کا قلب دنیوی آلائشوں سے منزہ رہے۔ اسی لئے زندوں کو مرنے والوں کے بہت کم حالات بتائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ہر حالت میں رو بخدا رہیں۔ اور دنیا کی محبت ان پر سرد رہے۔ لیکن جنت میں چونکہ اس قسم کے علاج کی ضرورت نہیں ہے اس لئے جنتیوں کو جلد جلد اپنے لواحقین کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں جلد خبریں نہ پہنچیں۔ تو ان کے دل مغموم ہو جائیں۔ اور ان پر رنج کی کیفیت طاری ہو جائے۔ جو جنت کے مناسب حال نہیں۔ پس چونکہ ان کا دل خوش رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں جلد جلد خبریں دی جاتی ہیں۔ اور دنیا میں رہنے والوں کا چونکہ امتحان لیا جاتا ہے اس لئے انہیں مرنے والوں کے بہت کم حالات بتائے جاتے ہیں۔

جنتیوں اور دوزخیوں کو حال بتانا عرض کیا گیا کہ کیا صرف جنتیوں کو حالات بتائے جاتے ہیں۔ یا دوزخیوں کو بھی

فرمایا صرف جنتیوں کو اللہ تعالیٰ حالات بتاتا ہے دوزخیوں کو نہیں بتاتا۔ کیونکہ دوزخی تو اس کے غضب کے نیچے ہوتے ہیں۔ ہاں بعض دفعہ ان کو بھی کوئی بات پہنچا دیتا ہو گا۔ مگر وہ ایسی ہی ہوتی ہو گی جس سے ان کا عذاب اور زیادہ ہو۔ مثلاً انہیں بتایا جاتا ہو گا۔ کہ تمہارا فلاں رشتہ دار بھی کافر ہو گیا۔ اور ہمارے عذاب کے نیچے آگیا۔ تمہارے فلاں دوست کو بھی شیطان نے ورغلا لیا۔ تمہارا فلاں عزیز بھی شرک میں ترقی کر گیا۔ اور ہمارے عذاب میں گرفتار ہو گیا۔ غرض انہیں ایسی ہی خبریں پہنچائی جاتی ہوں گی۔ جو ان کے عذاب کو اور بھی بڑھانے والی ہوں۔

(الفضل 30- مئی 44ء)

سپرچولزم کی حقیقت

SPIRITUALISM

فرمودہ 10- اپریل 1944ء
مرتبہ مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب

ایک صاحب نے سپرچولزم کی حقیقت دریافت کی۔ اور عرض کیا۔ کہ اس میں کہاں تک صداقت پائی جاتی ہے۔

فرمایا یورپ میں بہت سے فلاسفر اور ڈاکٹر سپرچولزم کے قائل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف خیالات کی طاقت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو حقیقت سے واقف نہیں ہوتے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ میں جب ولایت گیا۔ تو ایک مسٹر عبداللہ کوئیلم جو اسلام کا مشہور مبلغ رہ چکا ہے۔ مجھ سے ملنے آیا۔ یہ لورپول کا رہنے والا تھا۔ اس نے مسلمان ہونے کے بعد انگلستان میں مسجد بھی بنوائی۔ اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔ جب انگریزوں نے یہ دیکھا۔ تو انہیں فکر پیدا ہوا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ آہستہ آہستہ اس جگہ کثرت سے اسلام پھیل جائے۔ وہ چونکہ وکیل تھا۔ اس لئے کسی جرم پر حکومت نے اس کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ اس پر وہ وہاں سے بھاگ کر ٹرکی چلا گیا۔ جہاں مسلمانوں نے اس کو شیخ الاسلام کا خطاب دے دیا۔ گذشتہ جنگ جب شروع ہوئی۔ تو اس نے حکومت کے بعض راز انگریزوں کو بتا دیئے۔ اس کے نتیجہ میں وہ چونکہ ٹرکی میں نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے انگلستان آ گیا۔ قانونی طور پر اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ لیکن حکومت برطانیہ نہیں چاہتی تھی۔ ساتھ ہی قانون کو توڑنا بھی اسے گوارا نہ تھا۔ اس لئے اس نے عبداللہ کوئیلم سے کہا۔ کہ تم اپنا نام بدل لو۔ پھر ہم تجھے نہیں پکڑیں گے۔ کیونکہ جب کوئی کہے گا۔ عبداللہ کوئیلم تو یہ پھر رہا ہے۔ اسے کیوں پکڑا نہیں جاتا۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ عبداللہ کوئیلم نہیں یہ تو فلاں شخص ہے۔ عبداللہ کوئیلم کی ماں چونکہ فرانسیسی تھی اس لئے اس نے عبداللہ کوئیلم کی بجائے اپنا نام فرانسیسی رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ لندن میں علی الاعلان پھرتا۔ مگر کوئی اسے گرفتار نہیں کرتا تھا جب میں ولائت گیا۔ تو یہ کئی دفعہ مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ ایک دفعہ آیا۔ تو کہنے لگا۔ سپرچولسٹ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ روحوں کو بلا لیتے ہیں۔ ان کے اس دعوے میں کہاں تک صداقت ہے یہاں تو سپرچولزم کا اثر بہت پھیلتا جا رہا ہے میں نے بتایا کہ یہ انسانی خیالات کی طاقتوں کا نتیجہ ہے۔ جس کا یقینی ثبوت یہ ہے۔ کہ اس کے پیچھے حقیقت بالکل نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں میں نے انہیں چند ایک باتیں بھی بتائیں۔ جن میں سے ایک امر جس کی طرف میں نے انہیں خاص طور پر توجہ دلائی یہ تھی۔ کہ سپرچولسٹ جو روحیں بلواتے ہیں۔ وہ اسی زبان میں باتیں کرتی ہیں۔ جو میڈیم کی ہو۔ مثلاً ایک انگریز میڈیم ہو۔ تو جو روح بھی آئے گی انگریزی میں بات کرے گی۔ کبھی کسی ایسی زبان میں بات نہیں کرے گی۔ جس سے اس کا کوئی تعلق نہ رہا ہو۔ اگر کسی عرب کی روح آئے۔ تو وہ بھی انگریزی میں بات کرے گی۔ فرانسیسی کی روح آئے۔ تو وہ بھی انگریزی میں بات کرے گی۔ افریقین کی روح آئے تو وہ بھی انگریزی میں بات کرے گی۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگلے جہان میں سب انگریزی ہی بولتے ہیں۔ اور اپنی اپنی زبانیں وہ لوگ بھول چکے ہیں۔ یہ اس امر کا ایک قطعی ثبوت ہوتا ہے۔ کہ روح کو بلانا محض ایک ڈھکوسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ وہ اپنی اصلی زبان کیوں نہیں بولتی۔

دوسری بات میں نے ان سے یہ کہی۔ کہ آپ تین مختلف جگہیں مقرر کریں۔ اور ایک ہی وقت میں تینوں جگہ ایک روح کو بلوائیں۔ مثلاً لنڈن۔ لورپول اور مانچسٹر تین جگہیں مقرر کرلیں اور تین جگہ آپ اپنے آدمی مقرر کر دیں۔ اور ہر جگہ ایک ہی روح کو بلا کر اس سے ایک ہی قسم کا سوال کیا جائے۔ پھر اگر ایک جیسا جواب دے دے۔ تو ہم مان لیں گے کہ واقعہ میں روح آئی تھی۔ اور اگر تمام جواب آپس میں مختلف ہوں۔ تو صاف پتہ لگ جائے گا۔ کہ روح کو بلانے کے دعوے سب جھوٹے ہیں۔ پھر میں نے ان کو مثال دی۔ کہ کسی سپرچولسٹ کو کہیں۔ کہ وہ نپولین کی روح کو بلائے۔ اس پر لنڈن والا بھی کہے گا کہ روح آگئی۔ لورپول والا بھی کہے گا۔ کہ روح آ گئی۔ اب اس پر پہلا سوال تو یہ پیدا ہو گا۔ کہ روح تو تھی ایک مگر وہ تین جگہوں میں کس طرح آگئی۔ اس کا جواب غالباً وہ یہ دیں گے۔ کہ روح کے لئے مقام کی کوئی حد بندی نہیں۔ وہ ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں میں جا سکتی ہے۔ یہ جواب اگرچہ معقول نہیں۔ لیکن اگر اسے تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو جب اس روح سے مختلف مقامات پر ایک جیسے سوالات کئے جائیں گے۔ تو سارا پول کھل جائے گا۔ مثلاً نپولین کی روح سے سوال کیا جائے کہ واٹرلو میں جو تمہیں شکست ہوئی۔ اس کے کیا اسباب تھے۔ اب اس سوال کا ہر مقام پر

باقی صفحہ (۱) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ

حرفِ وفا

ارشاد خداوندی ہے "اور چاہئے کہ اللہ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو جب تم نے اس سے کوئی عہد کیا ہو پورا کرو(النحل آیت : 92)

نیز فرمایا۔ "اپنے عہد کو پورا کرو ہر عہد کی نسبت یقیناً جواب طلبی ہو گی"۔ (بنی اسرائیل آیت : 35)

حدیث میں بھی اس مضمون کو اس رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ منافق کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا نہیں کرتا۔

مذکورہ بالا آیات اور حدیث کی رو سے انسان کے لئے یہ لازم ہے کہ خدا سے اس کا کوئی معاہدہ ہو یا انسانوں سے اسے ہر حال میں پورا کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے؟......

نامرد، بزدل، بیوفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے (-) ابراہیم وہ جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلاء کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتلاء پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں۔ مگر آپ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کو دور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو میں اس سے رک نہیں سکتا کیونکہ یہ کام جب خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو ان خبیثوں نے آپ کو پتھر مارے جس سے آپ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے۔ لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں ان پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے ان کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے اس وقت ان کا صدق روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔

عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشا کو دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف، تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے زندگی کے یہ دن بہر حال گذر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی زندگی کی طرح گذرتے ہیں۔ لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گذرے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے۔ بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں۔ لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو۔ ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی ہے لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے۔ اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم نیا ایڈیشن صفحہ 516-517)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایفائے عہد آپ کی ایسی خصوصیت تھی کہ آپ کے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ قیصر کے دربار میں جب ابوسفیان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا محمدؐ نے کبھی بد عہدی کی تو اس نے یہی جواب دیا کہ نہیں۔ ایفائے عہد کی بعض واقعاتی شہادتیں آپ کی سیرت پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

"صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ مکہ سے جو مسلمان ہو کر مدینہ جائے گا وہ اہل مکہ کے مطالبہ پر واپس کر دیا جائے گا عین اس وقت جب معاہدہ کی شرطیں زیر تحریر تھیں، ابوجندلؓ پابہ زنجیر اہل مکہ کی قید سے بھاگ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریادی ہوئے۔ تمام مسلمان اس دردانگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باطمینان تمام ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "اے ابوجندل صبر کرو! ہم بد عہدی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا"۔

نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ عبداللہ بن ابی الحمساء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معاملہ کیا اور آپؐ کو بٹھا کر چلے گئے کہ آکر حساب کر دیتا ہوں۔ اتفاق سے ان کو خیال نہ رہا۔ تین دن کے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ تشریف رکھتے تھے۔ ان کو دیکھ کر فرمایا، میں تین دن سے یہاں تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوں۔

غزوہ بدر میں کافروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک ثلث سے بھی کم تھی، ایسے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرتی خواہش یہ ہونی چاہئے تھی کہ جس قدر آدمی بڑھ سکیں بہتر ہے۔ لیکن آپؐ اس وقت بھی ہمہ تن وفا تھے۔ حذیفہؓ بن الیمان اور ابوحسیلؓ دو صحابی مکہ سے آرہے تھے، راہ میں کفار نے ان کو روکا کہ محمدؐ کے پاس جا رہے ہو، انہوں نے انکار کیا، آخر اس شرط پر ان کو رہائی ملی کہ وہ جنگ میں آپؐ کا ساتھ نہ دیں گے، یہ دونوں صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو صورت حال عرض کی۔ فرمایا تم دونوں واپس جاؤ، ہم ہر حال میں وعدہ وفا کریں گے، ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے۔"

(سیرت النبی از علامہ شبلیؒ جلد دوم ص 208)

بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا۔

اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ کے سوا نہ میرا کوئی ضامن ہے نہ گواہ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کر لیا اور مقررہ مدت کیلئے اسے ایک ہزار اشرفی قرض دے دیا۔ اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سر انجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدت قریب آئی تو اس نے سمندری کشتی کا پتہ کیا۔ لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی۔ جب وہ کشتی ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی۔ اس میں سوراخ کیا۔ ایک ہزار اشرفی اور ایک خط جس میں حسب وعدہ نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی۔ اس سوراخ میں رکھے اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر اس کو بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور یہ دعا کی : اے میرے صادق الوعد خدا! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی قرض لیا تھا، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی گواہ ہے۔ چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطہ پر راضی ہو گیا اور تیری رضا کی خاطر اس نے مجھے رقم دے دی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے تاکہ میں اصل مالک کو رقم پہنچا سکوں لیکن مجھے کوئی کشتی نہ مل سکی۔ اب میں یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری دعا سن۔ اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آگیا۔ لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا جو اس طرف کو جانے والی ہو۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آگیا ہو اور حسب وعدہ وہ شخص اس کی رقم لے آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کوئی نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی اس نے ایندھن خیال کر کے اسے اٹھا لیا اور گھر لے آیا جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفی اور ایک خط نکلا جس میں صورت حال کی وضاحت تھی اس اثناء میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو۔ وہ رقم لے کر آگیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا۔ کیا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا؟ اس پر اس نے پورا قصہ سنایا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی ہے۔ لکڑی کا تنا جو تو نے بھیجا تھا وہ مجھے مل گیا ہے اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا اپنے گھر واپس آگیا"۔

ایک انسان سے کئے ہوئے عہد کا پاس اس شان اور استقامت سے کیا جا سکتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے عہد باندھنے والوں کے ایفائے عہد کا معیار بہت اونچا ہونا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ کا کردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں بھی اسوہ حسنہ کی اتباع کامل کے نمونے اور نظارے نظر آتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ آپ سے ایک عہد ان الفاظ میں لیا

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

آپ کی پوری زندگی اور آپ کا ہر قول و فعل اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ سے اپنے عہد کو صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ نبھایا اور کسی مرحلہ پر بھی آپ کی وفاداری میں فرق نہیں آیا۔ اپنے ایک شعر میں آپ فرماتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیق احمد منور

قسط دوم آخر

نوجوان صالح نیک بخت

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اجراء اور سکول کی ہیڈ ماسٹری

○ حضرت اقدس مسیح موعود کی اجازت سے 3- جنوری 1898ء کو پرائمری سکول کا اجراء ہوا- اور اسی سال مڈل کی جماعتیں کھولی گئیں- اس سلسلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں-

"سب سے پہلے جبکہ مدرسہ کی بنیاد باندھی گئی اور پرائمری تک مدرسہ کھولا گیا اس وقت شیخ یعقوب علی صاحب ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے تھے- مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد مدرسہ مڈل تک ہو گیا- تو شیخ یعقوب علی صاحب ناظم پرائمری مقرر ہوئے- اور مڈل کے ہیڈ ماسٹر عارضی طور پر ہمارے مخلص دوست مرزا ایوب بیگ صاحب مقرر ہوئے- جنہوں نے آنریری طور پر مدرسہ میں دو ماہ کے قریب کام کیا تھا- ان ایام میں یہ بھائی بی- اے کلاس گورنمنٹ کالج میں پڑھتے تھے اور رخصت گرما کی تقریب پر قادیان آئے ہوئے تھے- مرزا صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود سے عاشقانہ تعلق تھا- ان کا سینہ اخلاص اور محبت سے پر تھا- اور ان کے اخلاق حسنہ دوسروں کے واسطے راہ ہدایت کا موجب ہوا کرتے تھے- وہ چھوٹی ہی عمر میں اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے خدا سے جا ملے اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے-"

دارالمسیح کا پہرہ دینے کی سعادت

○ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی درویش بیان فرماتے ہیں کہ دارالمسیح کا باقاعدہ پہرہ پنڈت لیکھرام کے قتل 6- مارچ 1897ء کے جلد بعد شروع ہو گیا تھا- اور مرزا ایوب بیگ صاحب جب قادیان آئے تو دارالمسیح کا پہرہ دیا کرتے- مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب درویش بھی مرزا ایوب بیگ صاحب کے ہمراہ پہرہ دینے کا ذکر کرتے ہیں-

مرزا ایوب بیگ صاحب کی قادیان میں مصروفیات

○ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم- اے مصنف رفقاء احمد تحریر فرماتے ہیں

"قادیان میں مرزا ایوب بیگ صاحب حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے درس قرآن میں شامل ہوتے تھے اس طرح آپ نے قریباً سارے قرآن مجید کی تفسیر پر عبور حاصل کر لیا تھا- حضرت اقدس مسیح موعود موسم گرما میں جب ڈیوڑھی کے باہر مسقف کوچہ میں آرام کرتے تو آپ پاؤں اور بدن داتبے- بارہا آپ نے حضور کی کمر کو بوسہ دیا- اور ان کی عادت تھی کہ بوسہ دیتے اور جسم داتبے وقت تضرع سے اپنے لئے دعا بھی کرتے تھے- آپ حضور کے پرانے کپڑے اور بال تبرکاً اپنے پاس رکھتے اور حضور کے لئے نئی روی ٹوپی لاتے- اور پرانی خود لے لیتے- مجلس میں حضرت کے بہت زیادہ قریب بیٹھتے اور ٹکٹکی لگا کر چہرہ مبارک کو دیکھتے- اور پاؤں یا بازو یا کمر وغیرہ داتبے- اور درود و استغفار پڑھتے رہتے حضرت اقدس کوئی تقریر تقویٰ و طہارت کے متعلق فرماتے تو آپ کا پیراہن آنسوؤں سے تر ہو جاتا- بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جسم دباتے دباتے مرزا ایوب بیگ صاحب حضور کے شانہ پر سر رکھ کر روتے رہتے لیکن حضور اس وجہ سے کبھی کبیدہ خاطر نہ ہوتے- اور دبانے سے منع نہ فرماتے-

(رفقاء احمد جلد اول ص 83)

مرزا ایوب بیگ صاحب کی بعض خوبیاں

○ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی پاک صحبت کے ذریعہ اپنے رفقاء کے اندر آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کا عشق کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا- ایک پاک تبدیلی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی اپنے ماننے والوں کے اندر پیدا کرتے ہیں- اسی قسم کا انقلاب ہم مرزا ایوب بیگ صاحب کی زندگی میں ملاحظہ کرتے ہیں- آپ کو قرآن پاک سے خاص عشق تھا- کلام الٰہی کو خاص رقت سے پڑھتے تھے- قرآن مجید کے احکام پر نشان لگائے ہوئے تھے جنہیں تلاوت کے وقت بالخصوص مدنظر رکھنا چاہئے- حدیث کے مطالعہ کا خاص ذوق تھا- آنحضور ﷺ کے ساتھ بہت عشق تھا- حتیٰ کہ اکل و شرب یعنی کھانے پینے میں حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنا باعث فخر سمجھتے- نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے- تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے- مکرم بھائی عبدالرحمان صاحب فرماتے ہیں کہ 1886ء کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے مجھے کسی کام کے لئے لاہور بھیجا گیا' ان دنوں شاید مرزا ایوب بیگ صاحب کا کوئی رشتہ دار پولیس میں ملازم تھا جس کے پاس رہتے تھے- مجھے مرزا صاحب اتفاق سے مل گئے- پہلے کوئی تعارف نہ تھا- موچی دروازہ سے باہر نکلتے ہوئے مغربی طرف کی پولیس لائین میں آپ ان کے ہاں رہتے تھے- مجھے اپنے ہاں لے گئے- رات میں آپ کا مہمان رہا- آپ کا نیک سلوک اور محبت سے پیش آنا مجھے اب تک نہیں بھولا- اور اس کا میرے دل پر اثر ہے- پھر وہ اسی سال موسمی تعطیلات میں قادیان آئے- جتنا عرصہ قادیان میں قیام رہا میرے ساتھ شفقت کا سلوک کرتے رہے- اور تربیتی پہلو مدنظر رکھتے تھے- جب تک وہ زندہ رہے جب بھی وہ قادیان آئے تو ہمیشہ اپنے حسن اخلاق اور میل ملاپ میں یہ امر نظر رکھتے کہ میں دینداری کے رنگ میں رنگین ہو جاؤں- آپ بہت دیندار اور مخلص تھے- آپ کا طریقہ تھا کہ کثرت سے قادیان آتے- اور بٹالہ پہنچ کر آپ کا دل اس بات کو نہ مانتا کہ رات بٹالہ میں گذاریں' بلکہ دیوانہ وار راتوں رات قادیان آ پہنچتے- سلسلہ کے لئے فدائیت کا رنگ رکھتے تھے-

اہلی زندگی

○ مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مرزا شمشیر بیگ صاحب سے 1893ء میں ہوئی تھی- آپ کی اہلیہ بھی رفیق تھیں- کئی بار قادیان کی زیارت کے لئے آئیں- حضرت اقدس مسیح موعود ان سے اپنی بیٹیوں کی طرح شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے- آپ کا سن پیدائش 1876ء ہے- آپ جوانی میں ہی 21- اپریل 1904ء کو وفات پا گئیں- مرزا ایوب بیگ صاحب کی ایک بچی بنام عصمت نشان تھی جو پانچ برس کی عمر میں 28- اکتوبر 1900ء کو فوت ہوئی-

حضرت اقدس کا خط

○ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کی آخری بیماری کے دوران سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے آپ کے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ایک خط لکھا جس میں مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی بیماری پر اپنے شدید کرب کا اظہار کیا ہے- حضور تحریر فرماتے ہیں-

اس وقت جو میں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں- مجھ کو تار ملا- جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں- اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے- خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہیں ہونا چاہئے- میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا- لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا- میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے- یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت سے دیکھوں- جہاں تک انسانی طاقت ہے- اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا- مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں' نہ دور- میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں- خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید مت ہو- خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے- اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد دیکھوں- اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملا میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے نکلی جاتی ہے- میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں- اس وقت میں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا- کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں- اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے- مشکل سے کچھ اندر جاتا ہے- اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے- وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں- میری حالت تحریر کے قابل نہ تھی- لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اٹھا کر بٹھا دیا- آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں- معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل دوا روانہ کی تھی وہ پہنچی یا نہیں- ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی اور معلوم نہیں کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں- آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں- اور خدا بہت قادر ہے- تسلی دیتے رہیں چوزہ کا شوربہ یعنی بچہ خورد کا ہر روز دیا کریں- معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ سے کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے-

والسلام مرزا غلام احمد

25- اپریل 1900ء

اس خط کی تحریر کے تین روز بعد یعنی 28- اپریل 1900ء کو مسیح موعود کا یہ عاشق صرف پچیس سال کی عمر پا کر اس دار فانی سے کوچ کر گیا-

مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی وفات پر حضرت اقدس مسیح موعود نے ان کے بڑے بھائی مکرم مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تعزیت نامہ تحریر فرمایا وہ پیش خدمت ہے-

تعزیت

○ آپ کا وہ تار جس کا چند روز سے ہر وقت اندیشہ تھا- آخر کل عصر کے بعد پہنچا- عزیزی مرزا ایوب بیگ جیسا سعید لڑکا جو سراسر نیک بختی اور محبت اور اخلاص سے پر تھا- اس کی جدائی سے ہمیں بہت صدمہ اور درد پہنچا- اللہ تمہیں اور اس کے سب عزیزوں کو صبر اور رحمت عطا کرے اور معصیت کا اجر بخشے آمین ثم آمین- اس مرحوم کے والد ضعیف کا کیا حال ہو گا- اور اس کی بیوہ عاجزہ پر کیا گذری ہو گی- ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ سب کو اس صدمہ کے بعد صبر عطا کرے- ایک نوجوان صالح- نیک بخت جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور پودہ نشوونما یافتہ جو امید کے وقت پر پہنچ گیا تھا- یکدفعہ اس کا کاٹا جانا اور دنیا سے ناپدید ہو جانا سخت صدمہ ہے-

اللہ جل شانہ سوختہ دلوں پر رحمت کی بارش کرے- اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ صاحب کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا- اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا- کہ یکدفعہ الہام ہوا

"مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہوں"

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

سید ظہور احمد شاہ

جنتر کی فصل کی افادیت

جنتر ان پودوں میں سے ہے جو کرہ ہوائی سے نائٹروجن لے کر اپنی جڑوں میں محفوظ کر لیتا ہے دوسرے پودے جن میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے وہ یہ ہیں۔ برسیم ،شفتل، سینجی، لوسن، گوارا، اور برسن، وغیرہ ان تمام فصلوں میں جنتر بھی شامل ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک دفعہ جنتر کی فصل لگانے سے کھیت میں تین من ایمونیم سلفیٹ کے برابر نائٹروجن جمع ہو جاتی ہے۔ جو اس کے بعد کاشت کی جانے والی فصلوں کے کام آتی ہے۔ جنتر کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ فصل اگر کاٹی نہ جائے تو دس بارہ سال تک یہ پودا قائم رہتا ہے۔ اور اس طرح صرف ایک دفعہ ہی کاشت کرنے سے کھیت میں نائٹروجن کی مقدار بڑھتی چلی جاتی ہے اور دیگر یہ کہ ان پودوں کی نرم ٹہنیاں کاٹ کر دوسرے کھیتوں میں بطور سبز کھاد دبائی جاسکتی ہیں۔ جنتر کی پتیوں اور ٹہنیوں میں بھی کافی مقدار میں نائٹروجن پائی جاتی ہے۔ جنتر کو پھلدار پودوں کے ذخیروں اور نئے باغ کے چھوٹے پودوں کو گرمی اور کہر سے بچانے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ذخیروں میں چھ چھ فٹ کے فاصلے پر جنتر کے پودے لگانے سے ننھے پودے سورج کی گرمی اور شدید سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اسی طرح کہر کے بد اثرات سے بھی بچے رہتے ہیں۔ اسی طرح نیا باغ لگاتے وقت پھل دار پودوں اور خاص طور پر آم کے پودوں کے چھ سات فٹ فاصلہ میں جنتر کے پودے لگا دیئے جائیں تو یہ ان چھوٹے پودوں کو گرم موسم میں تیز گرم ہواؤں سے محفوظ رکھتے ہیں اور پھر سردی کے موسم میں اگر ان جنتر کے پودوں کی چوٹیاں اکٹھی کرکے باندھ دی جائیں تو پھل دار پودے کہر کے بداثرات سے بچے رہتے ہیں۔ جب پھل دار پودے تین چار سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان جنتر کے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

دھان کی فصل کے لئے جنتر کو بطور سبز کھاد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جس سے دھان کی فصل میں پانچ چھ من فی ایکڑ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ کھیت جو موسم سرما میں خالی پڑے ہوں ان میں مارچ میں جنتر کاشت کر دیا جائے تو ماہ جون تک جنتر کی فصل کا قد چار فٹ ہو جاتا ہے اس وقت پودے بہت نرم ہوتے ہیں اور ان کو آسانی سے مٹی پلٹنے والے ہل کے ذریعہ زیر زمین دبایا جاسکتا ہے دبانے کے بعد کھیت کو پانی دے دیں۔ پندرہ دن میں پودے گل سڑ جائیں گے اور اس کے بعد کھیت میں دھان کی کاشت کے لئے کدو کر لیا جائے تو دھان کی متوقع زائد پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

جنتر کا پودا تھور اور سیم زدہ زمینوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے میں بھی ممد ثابت ہوتا ہے یہ پودا تھور والی زمینوں سے زائد شور اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور اس طرح ایسی زمینیں آہستہ آہستہ قابل کاشت بن جاتی ہیں۔ لیکن جن کھیتوں میں تھور زیادہ ہو ان کو پہلے سال کافی پانی دے کر ان کا نقصان دہ مادہ پہلے خارج کر لینا ضروری ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے سال جنتر کاشت کیا جاسکتا ہے۔ ایسی زمینوں میں جنتر کاشت کے بعد زیادہ پانی بھی نہیں لیتا۔ پہلا پانی اس وقت دیں جب پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جائیں۔ اور اس کے بعد کبھی کبھی پانی دینا کافی ہوتا ہے۔

ناقص اور کمزور زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے جنتر کیمیا کا درجہ رکھتا ہے۔ تین چار سال ایسی زمینوں میں جنتر کاشت کرنے سے ان میں اتنی نائٹروجن جمع ہو جائے گی کہ اس کھیت میں دیگر فصلیں کاشت کی جاسکیں۔ ان تین چار سالوں میں جنتر کے کھیت سے نرم شاخیں کاٹ کر دوسرے کھیتوں میں بطور سبز کھاد استعمال کی جا سکتی ہیں۔ تین چار سال میں جنتر کے پودے کافی موٹے ہو جاتے ہیں اور اس طرح بطور ایندھن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

جنتر کو ایندھن حاصل کرنے کے لئے بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ ایک ایکڑ جنتر کی فصل سے ایک سال کے اندر قریباً دوسو من خشک ایندھن حاصل کیا جاسکتا ہے اور اس طرح جو گوبر جلانے سے بچ جائے گا اس کو بھی کھاد کے لئے بہتر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی کھیت اس مقصد کے لئے نہ مل سکے تو جنتر کو بطور باڑھ کھیتوں کے ارد گرد کاشت کیا جاسکتا ہے۔

جنتر کا بیج بھی اچھی قیمت پر فروخت ہوتا ہے اور اس کا بیج اکٹھا کر کے ہر سال فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جنتر کے بیج سے ایک لیس دار مادہ یا "گم" (Gum) تیار ہوتی ہے جس کی دوسرے ملکوں میں بڑی مانگ ہے اس لئے اس بیج کو دوسرے ممالک میں بر آمد بھی کیا جاسکتا ہے۔

زمیندار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ جنتر کی افادیت پر غور کریں اور جہاں بھی انہیں ایسی کوئی جگہ خالی ملے اس میں جنتر کاشت کر کے یہ تمام فوائد حاصل کریں۔

بقیہ صفحہ 3

مختلف جواب ملے گا۔ مثلاً لنڈن میں یہ جواب ملے گا۔ کہ میری بیوی جو زیفین نے اس میں رکاوٹ ڈالی۔ مانچسٹر والا کہے گا۔ مارشل نے (Nay) نے یہ قصور کیا۔ اور لور پول والا کہے گا۔ کہ سب قصور وزراء کا تھا۔ یہ الگ الگ جوابات واضح کر دیں گے۔ کہ روح کو بلانے کا دعویٰ بالکل جھوٹا ہے۔ پھر اگر کسی عرب کی روح کو وہ بلائیں۔ تو ہم محض ان کے کہنے پر نہیں مان جائیں گے۔ کہ واقعہ میں عرب کی روح آگئی ہے۔ بلکہ ہم اس سے کہیں گے۔ وہ عربی میں باتیں کر کے دکھلائے تاکہ معلوم ہو۔ کہ وہ واقعہ میں عرب کی روح ہے۔ میں نے جب یہ بات بیان کی۔ تو وہ بڑا ہنسا۔ اور کہنے لگا۔ اب یہ بات مجھ پر حل ہو گئی ہے۔ کیونکہ میرے ساتھ ایسا ہی ایک واقعہ گذرا ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب سوال کرنے والے دوست کی طرف جو بنگال کے تھے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ آپ بھی تھیوسافی والوں کے پاس کسی وقت جائیں۔ اور ان سے کہیں۔ مجھے امراء لقیس کی روح بلا دو۔ اور جب وہ کہیں کہ امراء لقیس کی روح آگئی۔ تو آپ اس سے کہیں۔ کہ مجھے اپنا فلاں قصیدہ سنا دو۔ اس پر آپ قصیدہ نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ وہ کہاں تک اپنا قصیدہ سناتا ہے۔ اس وقت وہ یہی کہے گا کہ اس دنیا میں آکر مجھے اپنا قصیدہ بھول گیا ہے صرف بنگالی یاد رہ گئی ہے۔ غرض ان لوگوں کو جھوٹا ثابت کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ اس کے بیسیوں طریق ہیں۔ کیونکہ یہ محض ایک خیالی بات ہے۔ اس میں حقیقت نام کو بھی نہیں ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان 9۔ جون 44ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

ہیں۔

حرف وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے

آپ کی ساری زندگی میں یہ عجیب نظارہ نظر آتا ہے کہ ادھر آپ نے خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا سے منہ موڑا ادھر خدا تعالیٰ نے آپ کو دین و دنیا کی نعمتیں عطا کرنی شروع کر دیں۔ بلکہ آپ کی نظر میں خدا تعالیٰ کی محبت اور قرب ہر نعمت پر مقدم رہا۔

وفاداری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"وفاداری کا مادہ تو کتے میں بھی پایا جاتا ہے خواہ وہ بھوکا رہے۔ بیمار ہو جائے۔ کمزور ہو جائے۔ خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہیں چھوڑتا اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے ہی روگردان ہو جاتے ہیں۔ ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہئے لکھا ہے کہ ایک یہودی مشرف باسلام ہوا کچھ دن بعد جو مصیبت کا سامنا ہوا اور بھوکا مرنے لگا اور فاقہ پر فاقہ آنے لگا تو کسی یہودی کے مکان پر بھیک مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس نو مسلم کو چار روٹیاں دیں جب وہ روٹیاں لے کر جا رہا تھا تو ایک کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شاید ان روٹیوں میں سے نصف حصہ کتے کا ہو۔ تب اس نے ایک اور روٹی کتے کے آگے پھینک دی۔ مگر کتا اس کو بھی کھا کر پیچھے پیچھے چل دیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شاید تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈال دی مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو تو بڑا بدذات ہے۔ مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تھا مگر ان میں سے تین کھا کر بھی تو پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دے دی۔ تب کتے نے جواب دیا کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تو ہے جو دو تین فاقے اٹھا کر ہی کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سن کر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا۔

ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تھی خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے حلوہ، دودھ، چھیچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی اور وہ کھانا اسی طرح صحیح سالم موجود تھا۔ اگر ارذل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائے جائیں تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے"۔

(الحکم 10-اکتوبر 1907ء ص 14)

پس وفاداری ایک بہت اعلیٰ درجہ کا خلق ہے جسے اپنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ ایک دفعہ عزیزم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفاء کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے۔ اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے۔ اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے۔ اور نہایت خوشنما اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ میری طرف سے اپنے والد صاحب کو تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔ خدا نے جو چاہا ہو گیا۔ اب صبرو رضا در کار ہے۔

مرحوم کی ایک عظیم سعادت

○ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت عطا فرمائی کہ 28۔ اپریل 1900ء کو فوت ہو کر بمقام فاضلکا دفن ہوئے اس وقت ابھی بہشتی مقبرہ کا قیام نہیں ہوا تھا۔ وفات کے گیارہ سال بعد ان کی خوش بختی انہیں بہشتی مقبرہ میں کھینچ لائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند قادیان لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بمعہ جماعت ان کا جنازہ پڑھایا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کے جنت میں درجات بڑھاتا چلا جاوے اللھم آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فریحہ ظہیر

لو لگنا (شمسی گرمی سے بے ہوش ہو جانا)

SUN STROKE OR HEAT STROKE

آج کل گرمی کا موسم ہے اور ہمارے ملک کی گرمیاں بھی قیامت خیز ہیں اور گرمی سے جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہوتا ہے وہ ہے لو لگ جانا یا گرمی سے بے ہوش ہو جانا۔ ہمارے لوگ اکثر گرمی کے بارے میں شعور رکھتے ہوئے بھی احتیاط نہیں برتتے کہ ہم لوگ چونکہ گرم علاقے کے رہنے والے ہیں اس لئے گرمی ہم پر زیادہ اثرانداز نہیں ہوگی۔ مگر اس بے احتیاطی کے نتائج افسوسناک نکلتے ہیں۔ اکثر بے ہوش ہونے یا بیمار ہونے کی خبریں اور مریض ملتے رہتے ہیں اور بعض اوقات اگر یہ مرض زیادہ اثرانداز ہو جائے تو فوت ہو جانے تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس مرض میں شدت حرارت کی وجہ سے خون جوش میں آجاتا ہے اور دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کو صدمہ پہنچتا ہے اور سخت ضعف ہو کر غشی طاری ہو جاتی ہے اور دم بند ہو کر موت واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علامات مرض

جسم سے پسینہ خارج نہ ہونے کی وجہ سے جلد خشک ہو کر جلتی رہتی ہے۔ اگر پسینہ جلدی نہ آئے تو نظام عصبی پر بڑا برا اثر پڑتا ہے اور کمال کا ضعف ہو جاتا ہے پھر بعض اوقات تشنجی دورے پڑتے ہیں مریض اس دوران بالکل چپ چاپ آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے یا بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اگر مریض بچہ ہو تو چونک چونک کر اٹھتا ہے اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور دو تین ہی گہرے اور لمبے سانس لے کر عالم بے ہوشی میں ہی راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض

تمازت آفتاب اور شدت کی گرمی اور بعض اوقات سخت گرمی میں ہوا کے بند ہونے سے۔ تیز دھوپ میں دیر تک رہنے سے۔ موسم گرما میں سیاہ رنگ کا کپڑا پہننے سے گرمی میں سفر کرنے سے۔ گھٹن دار جگہ جیسے ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنے سے۔ یا سخت ورزش سے یا ریاضت کے بکثرت ہونے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے پسینہ آنا رک جاتا ہے کیونکہ پسینہ کے غدود شامل ہو جاتے ہیں۔

فوری علاج

مریض کو فوری طور پر دھوپ والی جگہ سے ہٹا کر سایہ دار جگہ پر لٹا دیں اس کی گردن اور کندھوں پر ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالیں۔ عرب میں ایسے مریض کو ٹب میں لٹا دیتے ہیں جس میں برف کا سخت ٹھنڈا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ صرف سانس لینے کے لئے چہرہ باہر رکھتے ہیں تھوڑی دیر میں درجہ حرارت 102 سے نیچے آجاتا ہے اور مریض ہوش میں آکر آنکھیں کھول دیتا ہے۔ نیز مشک کافور سونگھنا چاہئے اگر مریض کو تشنج ہوتے ہوں تو اس کو قابل برداشت گرم پانی میں بٹھا دیں اور اس پانی میں ٹھنڈا پانی ملاتے جائیں حتیٰ کہ حرارت جسم 98 ڈگری پر آجائے۔

حضرت صاحب نے لو کے لئے گلونائین کا نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

★......★......★......★

جنوبی ایشیا میں خواتین کی حیثیت

جنوبی ایشیا دنیا کا واحد خطہ ہے جہاں اس وقت سات ملکوں میں سے دو ملکوں (بنگلہ دیش، سری لنکا) میں خواتین سربراہ حکومت ہیں۔ سری لنکا کو تو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہاں بیک وقت وزیر اعظم اور صدر خاتون ہیں۔ پاکستان میں بینظیر بھٹو کو دو مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جبکہ 80ء کی دہائی میں بھارت بھی ایک خاتون وزیر اعظم کی سربراہی میں تھا لیکن جنوبی ایشیا میں عورتوں کی سیاسی، معاشرتی اور معاشی حیثیت ایسی نہیں کہ یہاں خواتین وزرائے اعظم کے ہونے پر رشک کیا جائے۔

اس خطے کی بیشتر عورتیں ناخواندہ ہیں۔ صحت کا معیار غیر محفوظ ہے۔ عورتوں کے لئے معاشی مواقع بھی بہت محدود ہیں۔ یہاں صرف 36 فی صد عورتیں معاشی طور پر سرگرم عمل ہیں جبکہ دنیا میں یہ اوسط 50 فیصد ہے۔ اسی طرح جنوبی ایشیا میں صرف 3 فیصد عورتیں انتظامی سربراہ ہیں جو افریقہ کے صحرائی علاقوں سے بھی کم تر ہیں۔ وہاں یہ نسبت 10 فیصد ہے۔ عرب ریاستوں میں 13 فیصد، لاطینی امریکہ میں 20 فیصد اور صنعتی ملکوں میں یہ نسبت 27 فیصد ہے۔ لیکن اس خطے میں سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنی زائد منتخب خواتین کے سربراہ حکومت ہونے کے باوجود عورتوں کی اکثریت کا سیاست میں برائے نام دخل ہے۔ سارک ممالک میں صرف 7 فیصد نشستیں عورتوں کے پاس ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں اوسطاً 11 فیصد ترقی پذیر ممالک میں اور 36 فیصد سکینڈے نیویائی ملکوں میں ہیں۔ پاکستان میں یہ تناسب صرف 1ء6 فیصد ہے۔ کابینہ کی سطح پر جنوبی ایشیائی خواتین کی نمائندگی صرف 8ء6 فیصد اور اعلیٰ حکومتی عہدوں پر صرف 7ء4 فیصد ہے۔ یقیناً یہ ایک عجیب بات ہے کہ ان ملکوں میں جہاں عورتیں اقتدار کی بلندیوں پر پہنچ چکی ہوں وہاں عورتوں کی اکثریت معمولی حدوں سے آگے پہنچنے میں ناکام ہو گئی ہو۔ یہاں ایک پریشان کن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب خواتین سیاسی اقتدار کے بام عروج کو چھونے لگتی ہیں تو کیا وہ عورتوں کی اس کثیر تعداد کے بارے میں کوئی قدم اٹھانے کی حیثیت میں ہوتی ہیں جو ان کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہیں اور ان کی رہنمائی کی منتظر ہوتی ہیں یا یہ خواتین بھی مردانہ کلچر سے مرعوب یا اس میں مقید ہو کر رہ جاتی ہیں؟

(جنگ میگزین 19-جولائی 1998ء)

اطلاعات و اعلانات

دردناک وفات

○ مکرم ضیاء الحق شمس صاحب صدر جماعت ڈوزل ڈروف جرمنی ابن مکرم ٹھیکیدار شمس الحق صاحب (فون نمبر 212931-211905) محلہ دارالنصر شرقی ربوہ جرمنی میں کار کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جنازہ ربوہ پہنچنے کی توقع ہے۔

احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور ان کی اہلیہ کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ آمنہ پرویز بنت محمد خالد پرویز صاحب مورخہ 98-7-26 کو انگلستان میں بعمر تین ماہ وفات پا گئی۔ عزیزہ پیدائش کے وقت سے ہی بعارضہ قلب بیمار تھی۔ عزیزہ مرحومہ مکرم محمد صدیق صاحب پرویز آف پیر محل کی پوتی اور مکرم مسرور احمد صاحب طور کی نواسی تھیں۔ مورخہ 98-8-1 کو جسد خاکی انگلستان سے ربوہ لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی روز ربوہ میں تدفین ہوئی اور مربی سلسلہ مکرم مشہود احمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

ایک احمدی طالبہ کی سپورٹس میں عمدہ کارکردگی

○ عزیزہ مکرمہ کوثر شاہین صاحب متعلمہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمالیہ نے امسال کالج کی سالانہ کھیلوں میں حصہ لیا اور مندرجہ ذیل نمایاں کامیابیاں حاصل کی۔

1- ریلے ریس- اول
2- 100 میٹر دوڑ- اول
3- 200 میٹر دوڑ- اول
4- لمبی چھلانگ- اول

احباب جماعت دعا کریں کہ عزیزہ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ یہ اعزازات مبارک فرمائے۔ اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

بعنوان- تعلیم القرآن اور اس کی برکات

خدام الاحمدیہ پاکستان

اول- راشد متین- ربوہ
دوم- آصف الرحمان- دارالذکر فیصل آباد
سوم- راحیل احمد- دارالنور فیصل آباد

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

انس احمد لطیف آباد حیدر آباد، محمد محمود خان دارالذکر لاہور، لقمان بشارت ڈرگ روڈ کراچی، محمد احمد مظہر دارالذکر فیصل آباد، مجاہد احمد 27 ج ب فیصل آباد، رانا معید ظفر خان کریم نگر فیصل آباد، عادل احمد رضوان لطیف آباد حیدر آباد۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم منظور احمد صاحب سندھو ولد مکرم غلام حیدر سندھو صاحب نے 88ء میں دھلے ضلع گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی گذشتہ دو سال سے عدم رابطہ ہیں۔ اگر وہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
نور کاجل
آنکھوں کے میک اپ، صحت اور خوبصورتی کیلئے
بے نظیر کاجل۔ کافی عرصہ سے نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے۔
تسلی کر کے خریدیئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎ : 211538

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 7- اگست گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
8- اگست- غروب آفتاب 7-02
9- اگست- طلوع آفتاب 5-26

عالمی خبریں

بھارت کے چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ نہیں ہوگی۔ کنٹرول لائن پر تناؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن یہ جھڑپیں باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار نہیں کریں گی۔

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ بھارتی فوج ہر جارحیت سے نمٹنے کے لئے تیار ہے۔ لوک سبھا میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ فائرنگ پاکستان کی طرف سے کی جارہی ہے جو کہ مسئلہ کشمیر کو ہوا دینے کی کوشش ہے۔

امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت پر تنازعات کا کوئی حل نہیں ٹھونس سکتے۔ دونوں ملکوں کے چین اور روس کے ساتھ تعلقات ہیں۔ ہمیں ان بڑی طاقتوں کی مدد کی بھی ضرورت ہے۔ وہ پالیسی بنانے کی کوشش میں ہمارے لئے بڑی معاون بن رہی ہیں۔ پاکستان اور بھارت ہمارے اتحادی ہیں۔ مگر ماضی میں ان پر مناسب توجہ نہیں گئی۔

وائٹ ہاؤس کے ذرائع نے بتایا کہ صدر کلنٹن ثالثی کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ صدر کلنٹن پرامید ہیں کہ وہ اس سال کے اختتام سے پہلے دونوں ملکوں کو صحیح راستے پر لے آئیں گے۔

افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے روس کو دھمکی دی ہے کہ ہمارے مخالفین کی مدد بند نہ کی تو نتائج انتہائی سنگین ہونگے۔ افغانستان کے شمالی علاقوں میں مخالفوں کے مضبوط گڑھ مزار شریف پر قبضے کے لئے حالیہ منصوبہ کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ طالبان کی اسلامی حکومت پورے افغانستان میں مستقل قیام امن اور اسلامی قانون کے مکمل نفاذ کی جدوجہد کر رہی ہے۔

عراق نے اقوام متحدہ سے تعاون ختم کرنے کے اعلان کے بعد ایٹمی توانائی ایجنسی سے بھی تعاون معطل کردیا ہے۔ صدر صدام کے سینیئر مشیروں نے انقلابی کمان کونسل بعث پارٹی کے مشترکہ اجلاس میں پارلیمنٹ کے فیصلوں کی توثیق کردی۔ عراق نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ معائنہ کمیشن کی تشکیل نو کرے۔ کمیشن کی مدت مقرر کی جائے۔ نئے معائنہ کاروں کو ہر اس جگہ جانے کی اجازت ہوگی جہاں انہیں تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی موجودگی کا شبہ ہو۔ رچرڈ بٹلر اقوام متحدہ کے نمائندہ کی بجائے امریکی نمائندے کے طور پر کام کرتے ہیں۔ کمیشن کے بعض ارکان بددیانت تھے۔ عراق نے کہا ہے کہ عدم تعاون کا یہ فیصلہ عارضی ہے۔

سرب فوجوں نے کسووو میں گولہ باری کرکے مسلمانوں کے مزید تین شہر کھنڈر بنا دیئے۔ مغربی علاقوں پر نئے حملے سے 13- مسلمان شہید ہو گئے۔ ہزاروں افراد جانیں بچانے کے لئے قریبی جنگل کی طرف فرار ہو گئے۔

ایک چینی اخبار چائنہ ڈیلی نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی دھماکوں کا مثبت جواز پیش کرنے میں ناکام رہا ہے۔

جاپان کے سابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارت کے ایٹمی دھماکے پاکستان کے دھماکوں کا جواز نہیں بن سکتے۔ ہم بھی روس، چین اور شمالی کوریا جیسی ایٹمی طاقتوں میں گھرے ہوئے ہیں لیکن ہم نے ایٹمی اسلحہ نہیں بنایا۔ پاکستان امداد چاہتا ہے تو ایٹمی پروگرام بند کردے۔

فلسطینی صدر یاسر عرفات کی خصوصی معتمد فلسطینی اتھارٹی کی سرگرم رکن کابینہ کی رکن اور فلسطینی مسئلہ پر عالمی شہرت کی مالک ڈاکٹر مسز حنان اشراوی فوری طور پر مستعفی ہو گئی ہیں۔ ان کے صدر یاسر عرفات سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔

مغربی کنارے سے مزید اسرائیلی فوج کی واپسی کے مسئلے پر اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو اور صدر یاسر عرفات کے مذاکرات ایک بار پھر ناکام ہو گئے ہیں۔

ملکی خبریں

کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جاری شدہ جھڑپوں میں بھارت کا تیسرا بریگیڈ ہیڈ کوارٹر بھی اڑا دیا گیا۔ 35- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج آزاد کشمیر کے شہری علاقوں پر مسلسل گولے اور میزائل پھینکتی رہی۔ خاتون سمیت مزید 5 شہری شہید ہو گئے۔ متعدد مکانات تباہ ہو گئے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی توپیں خاموش ہو گئیں۔ پاکستانی بریگیڈ کمانڈر نے کہا ہے کہ دشمن پٹاخے پھینک کر ہمارے حوصلے پست نہیں کر سکتا۔ ہمارے پاس بہتر ہتھیار ہیں۔ جہاں سے گولہ آئے گا وہاں قیامت برپا کردیں گے۔ نعشیں اٹھانے کے لئے آنے والے ہیلی کاپٹر بھی اترنے نہیں دیں گے۔

وزیر اعظم نواز شریف نے سینٹ کی سلور جوبلی کے موقع پر ہونے والے خصوصی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے 1973ء کے اصل آئین کی بحالی کے لئے تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنانے کی پیشکش کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی پابندیوں اور سرحدی کشیدگی کے پیش نظر اپوزیشن ہمارا ساتھ دے۔ جب تک ملک مشکل صورت حال سے نکل نہیں جاتا اس وقت تک تمام جماعتیں اور سیاستدان اختلافات بھلا کر قومی وحدت اور یکجہتی کے لئے مل جل کر کام کریں۔ ہم کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے حاصل کریں گے اور صوبوں کے خدمات دور کریں گے۔ ایٹمی صلاحیت کے اظہار کے عوض مالی مراعات کا فیصلہ خودکشی کا راستہ تھا۔ بھارت خدانخواستہ آزاد کشمیر پر قبضہ کرلیتا تو ہمیں کہیں پناہ نہ ملتی۔

ملک کی پہلی خواتین یونیورسٹی قائم کردی گئی ہے۔ یہ یونیورسٹی راولپنڈی میں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام فاطمہ جناح خواتین یونیورسٹی ہے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نواز شریف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں سے غنڈہ گردی اور سیاست ختم کی جائے۔ طلباء کی یونینوں کو پوری قوت سے توڑا جائے کسی کے دباؤ کی پرواہ نہ کریں۔ انہوں نے خواتین یونیورسٹی کے لئے 5 کروڑ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔

لاہور کالج برائے خواتین کو بھی جلد یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے گا۔ گورنر پنجاب نے یہ بات پہلی خواتین یونیورسٹی کے افتتاح کے موقع پر کہی۔

سینٹ کی سلور جوبلی کے موقع پر قائد ایوان راجہ ظفر الحق نے کہا کہ اب بحث بند ہونی چاہئے۔ حکومت سینٹ کے اختیارات کم نہیں کرنا چاہتی۔ سینٹ کے اختیارات کا از سر نو جائزہ لینے کے لئے قومی اسمبلی اور سینٹ کے اراکین پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے۔ قائد ایوان نے ایوان بالا میں خواتین کی نشستیں مختص کرنے اور اقلیتوں کی نمائندگی کی بھی تجویز پیش کی۔ سلور جوبلی کے موقع پر اپوزیشن نے سینٹ کے اختیارات میں اضافہ اور اس کا کردار بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

سینٹ کی سلور جوبلی اجلاس کے موقعہ پر اپوزیشن نے ہنگامہ کیا اور واک آؤٹ کیا۔ بعد ازاں قائد ایوان راجہ ظفر الحق انہیں منا کر لائے۔ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب ڈپٹی چیئرمین نے اپوزیشن کا اعتراض مسترد کرکے بی این ایم کے طاہر بزنجو کو خطاب کی دعوت دے دی۔ اپوزیشن ارکان نو نو کے نعرے لگانے لگے پھر اعتزاز احسن اور اجمل خٹک کے مشورے کے بعد احتجاجاً ایوان سے چلے گئے۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز کو وزیر خارجہ بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ وزیر خارجہ گوہر ایوب کو پانی اور بجلی کی وزارت دے دی گئی ہے۔ مسٹر حفیظ پاشا وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ بنا دیئے گئے ہیں۔ وزیر مملکت برائے پانی و بجلی کو مواصلات کا وفاقی وزیر مقرر کردیا گیا ہے۔

فارن کرنسی اکاؤنٹس سیکیورٹی قرضوں میں ایڈجسٹ کرنے کے خلاف اپیلوں پر ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ نے سنگل بنچ مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر کا فیصلہ معطل کردیا ہے۔ فاضل جج نے تمام اپیلیں خارج کردی تھیں۔ تازہ حکم صرف اپیل کنندگان کی حد تک موثر ہوگا۔ سنگل بنچ نے بڑے بنچ کی تشکیل کے لئے درخواستیں چیف جسٹس کو بھجوا دیں۔ سٹیٹ بنک کو نوٹس جاری کردیا گیا۔

وزیر اعظم نے جمعرات کی صبح صدر مملکت رفیق احمد تارڑ سے اہم ملاقات کی اور کنٹرول لائن اور دفاع کے حوالے سے اہم فیصلے کئے گئے۔

پی ٹی وی نے بتایا ہے کہ جیولرز نے 20 روزہ ہڑتال ختم کردی اور تاجروں نے عام ہڑتال کرنے کا ارادہ منسوخ کردیا ہے۔ حکومت اور تاجروں کے مذاکرات میں ایک فارمولا طے پا گیا ہے جس کے تحت کم از کم ایک ہزار روپیہ فکسڈ جنرل سیلز ٹیکس ادا کیا جائے گا۔ زیادہ سیل رکھنے والے تاجروں پر مرحلہ وار زیادہ فکسڈ سیلز ٹیکس لاگو کیا جائے گا۔

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جدھامل بلڈنگ لاہور
☎ 7223347-7239347-7354873

ٹانسلز - غدود - گلٹیوں کیلئے
کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے
گلٹی کورس NodesCourse 120/-
پروسٹیٹ کورس ProstateCourse 160/-
خنازیر کیور ScrofulaCure 25/-
ٹانسلز کیور TonsilsCure 25/-
ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ- فون کلینک 211054/771
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

رقبہ برائے فروخت
باموقع رقبہ تقریباً 2 کنال سکنی احمد نگر ملحقہ پختہ سڑک سرگودھا روڈ طالب والا روڈ کے سنگم پر پلاٹ بندی ہوئی ہے اور نقشہ بنا ہوا ہے۔ برائے فوری فروخت موجود ہے۔ سرمایہ کاری کا بہترین موقعہ
رابطہ کیلئے
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ- ربوہ
☎ 212626-212508